

سماجی و اقتصادی ترقی میں اسلامی مالیاتی نظام اور اداروں کا کردار

The Role of Islamic Financial Systems and Institutions in Socio-Economic Development

1. Mr. Saleem Ullah Masroor

Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Lakki Marwat, Pakistan.

Email: SaleemUllah.masroor@gmail.com

2. Dr. Mufti Kaleem Ullah

Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Lakki Marwat, Pakistan.

Email: kaleem@ulm.edu.pk

3. Mr. Abdur Rauf

Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Lakki Marwat, Pakistan.

Email: raufkpk363@gmail.com

Abstract

This study explores the role of the Islamic financial system and its institutions in promoting social and economic development. The Islamic financial framework is based on Shariah principles that emphasize justice, equity, risk-sharing, prohibition of interest (riba), and ethical investment. Unlike conventional financial systems, Islamic finance integrates moral and economic dimensions, ensuring that financial activities contribute to real economic growth and social welfare. The research analyzes key Islamic financial instruments such as Zakat, Sadaqah, Waqf, Mudarabah, Musharakah, Murabaha, and Sukuk, highlighting their contribution to poverty alleviation, wealth redistribution, and infrastructure development. Islamic financial institutions, including Islamic banks, microfinance organizations, and charitable trusts, play a vital role in mobilizing resources and directing them toward productive and socially beneficial sectors. Furthermore, the study examines how Islamic finance supports inclusive economic growth by providing financial access to underserved populations, particularly small businesses and low-income groups. It also evaluates the role of Islamic financial institutions in stabilizing economies during financial crises through risk-sharing mechanisms and asset-backed financing. In contemporary times, Islamic finance has gained global recognition as a sustainable and ethical alternative to conventional banking. Its emphasis on real-sector investment, transparency, and social responsibility aligns with the goals of sustainable development and financial inclusion. The findings suggest that strengthening Islamic financial institutions can significantly enhance economic stability, reduce inequality, and promote balanced social development. The study concludes that the Islamic financial system offers a holistic model that integrates economic efficiency with social justice, making it highly relevant for addressing modern socio-economic challenges in both Muslim and non-Muslim societies.

Keywords: Islamic Finance, Economic Development, Social Welfare, Shariah Compliance, Financial Institutions

اسلامی مالیاتی نظام دراصل ایک ایسا جامع نظام ہے جو محض منافع کی کمائی کے بجائے انسانی فلاح، سماجی انصاف اور معاشی استحکام کو پیش نظر رکھتا ہے۔ یہ نظام قرآنی تعلیمات اور سنت نبوی ﷺ سے اخذ کردہ اصولوں پر قائم ہے، جس میں سود (ربا)، غیر یقینی (غرر)، اور جوئے (میسر) کی ممانعت کے ساتھ ساتھ حلال اور طیب کمائی پر زور دیا گیا ہے۔ عصری دور میں جہاں روایتی مالیاتی نظام نے متعدد بحرانوں کو جنم دیا ہے اور دولت کی تقسیم میں عدم مساوات نے شدت اختیار کر لی ہے، وہیں اسلامی مالیاتی نظام ایک موثر متبادل کے طور پر ابھر کر سامنے آیا ہے۔ 2021 تک دنیا بھر میں اسلامی مالیاتی صنعت کا حجم 3 ٹریلین ڈالر سے تجاوز کر چکا ہے اور یہ 75 سے زائد ممالک میں پھیل چکی ہے۔ یہ تحقیقی جائزہ اس بات کا تجزیہ کرے گا کہ کس طرح اسلامی مالیاتی نظام اور اس کے ادارے سماجی و اقتصادی ترقی میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس میں اسلامی بینکوں کے بنیادی اصولوں سے لے کر سماجی مالیات، غربت میں کمی، اور پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول میں ان کے تعاون کا جائزہ لیا جائے گا۔ شریعت کے روشن اصولوں کی روشنی میں یہ ثابت کیا جائے گا کہ اسلامی مالیات محض ایک مذہبی ضرورت نہیں بلکہ ایک مکمل معاشی نظام ہے جو جدید دور کے چیلنجوں کا موثر حل فراہم کرتا ہے۔

اسلامی مالیاتی نظام کے بنیادی اصول اور ان کی اقتصادی حکمت

اسلامی مالیاتی نظام کی بنیاد چند ایسے کلیدی اصولوں پر استوار ہے جو اسے روایتی مالیاتی نظام سے ممتاز کرتے ہیں۔ ان اصولوں میں سب سے اہم "ربا" (سود) کی ممانعت ہے، جسے قرآن مجید میں سنگین گناہ قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ "غرر" (غیر یقینی اور دھوکہ) اور "میسر" (جوئے) کی بھی ممانعت ہے۔ اسلامی مالیات کا مقصد یہ ہے کہ ہر معاملہ حقیقی اثاثوں اور حقیقی معاشی سرگرمیوں سے منسلک ہو، نہ کہ محض قرض کی بنیاد پر منافع کمایا جائے۔ اس نظام میں نفع و نقصان کی شراکت (Profit and Loss Sharing) کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، جہاں بینک اور صارف دونوں ایک دوسرے کے شریک کاروباری ہوتے ہیں۔ یہ اصول نہ صرف معاشی انصاف کو فروغ دیتے ہیں بلکہ معیشت میں شفافیت اور استحکام بھی پیدا کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ
ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا¹

"جو لوگ سود کھاتے ہیں، وہ قبروں سے نہیں اٹھیں گے مگر اس طرح جیسے وہ شخص اٹھتا ہے جسے شیطان نے چھو کر دیوانہ بنا دیا ہو۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے کہا کہ بیع بھی تو سود ہی کی طرح ہے۔

حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔"

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے سود (ربا) کو حرام قرار دیتے ہوئے اس کی سنگینی کو واضح فرمایا ہے۔ سود خوروں کو قیامت کے دن اس طرح اٹھنے کا ذکر کیا گیا ہے جیسے کوئی دیوانہ شخص اٹھتا ہے، جو اس بات کی علامت ہے کہ سود نہ صرف معاشی بلکہ روحانی طور پر بھی انسان کو تباہ کر دیتا ہے۔ اس آیت میں ایک اور اہم نکتہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ بیع (تجارت) بھی تو سود ہی کی طرح ہے، جس پر اللہ تعالیٰ نے واضح فرق بیان کر دیا کہ تجارت میں تو دونوں فریق اپنی رضامندی سے ایک معاہدہ کرتے ہیں اور اس میں نفع و نقصان دونوں کا امکان ہوتا ہے، جبکہ سود میں قرض دینے والے کو بغیر کسی محنت یا خطرے کے مقررہ منافع ملتا رہتا ہے، چاہے قرض لینے والے کو نقصان ہی کیوں نہ ہو۔ امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس آیت نے معاشیات کے ایک بنیادی اصول کو واضح کر دیا کہ حقیقی ترقی تبھی ممکن ہے جب سرمایہ اور محنت دونوں مل کر کام کریں، نہ کہ صرف سرمایہ اپنی طاقت سے محنت پر حاوی ہو جائے۔ جدید معاشیات میں 2008 کے عالمی مالیاتی بحران نے ثابت کر دیا کہ سود پر مبنی نظام کس طرح عدم استحکام کا باعث بنتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالنَّمْرُ بِالنَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، فَمَنْ زَادَ أَوْ أَزَادَ فَقَدْ أَزْبَى²

"سونے کے بدلے سونا برابر برابر (وزن میں)، چاندی کے بدلے چاندی برابر برابر، کھجور کے بدلے

کھجور برابر برابر، گیہوں کے بدلے گیہوں برابر برابر، جو کے بدلے جو برابر برابر، اور نمک کے بدلے

نمک برابر برابر (ہونا چاہیے)۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا، اس نے سود کا معاملہ کیا۔"

یہ حدیث مبارکہ اسلامی معاشیات میں ربانہ کی تعریف اور اس کی حرمت کو مزید واضح کرتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے چھ اشیاء کا ذکر فرمایا جو اس دور کی اہم تجارتی اشیاء تھیں، لیکن فقہاء نے اس سے یہ اصول اخذ کیا ہے کہ جب بھی ایک ہی جنس کی دو اشیاء کا تبادلہ ہو تو وہ برابر برابر (وزن یا پیمائش میں) ہونا چاہیے، اور اگر مختلف اجناس کا تبادلہ ہو تو نقد (فوری) ہاتھوں ہاتھ ہونا چاہیے۔ امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ معاشی معاملات میں کسی بھی قسم کی زیادتی اور نا انصافی سے بچا جائے۔ جب ایک ہی جنس میں زیادتی کی اجازت دے دی جائے تو یہ دراصل سود ہی کی ایک شکل ہے۔ جدید دور میں اسلامی بینکوں نے اس اصول کو اپناتے ہوئے یہ طے کیا ہے کہ سونے، چاندی اور کرنسی کے تبادلے میں "مثلاً بمثل" کا اصول لاگو ہوتا ہے، یعنی ایک کرنسی کو دوسری کرنسی کے بدلے تبدیل کرتے وقت فوری ہاتھوں ہاتھ تبادلہ ضروری ہے، اور اسی طرح ایک ہی کرنسی میں زیادتی کرنا جائز نہیں۔ یہ اصول زر مبادلہ (Forex) کے جدید معاملات کے لیے بھی رہنما ہے۔ امام سرخسی بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ الْجُحْمَةَ فِي تَحْرِيمِ الرَّبَا هِيَ أَنَّهُ يُؤْذِي إِلَى قَطْعِ التَّعَاوُنِ وَالْمُرُوءَةِ بَيْنَ النَّاسِ³

"بے شک سود کی حرمت میں یہ حکمت ہے کہ یہ لوگوں کے درمیان تعاون اور مروت کو ختم کر دیتا

ہے۔"

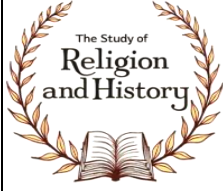
امام سرخسی نے سود کی حرمت کی ایک اہم حکمت بیان کی ہے۔ ان کے مطابق سود کا نظام دراصل معاشرے میں تعاون کی روح کو ختم کر دیتا ہے کیونکہ یہ قرض دینے والے کو اتنا زیادہ منافع دیتا ہے کہ وہ قرض لینے والے کے ساتھ ہمدردی کرنے کی بجائے اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔ جب کوئی شخص ضرورت مند کو قرض دیتا ہے تو اسلامی تعلیمات کے مطابق اسے چاہیے کہ وہ قرض حسنہ (بغیر سود کے قرض) دے، لیکن سودی نظام میں لوگ قرض کو ایک کاروبار سمجھ کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج کے دور میں قرض کے بوجھ نے ترقی پذیر ممالک کو تباہ کر دیا ہے۔ افریقہ اور ایشیا کے بہت سے ممالک کی قومی آمدنی کا ایک بڑا حصہ قرضوں کے سود کی ادائیگی میں چلا جاتا ہے۔ امام سرخسی کا یہ قاعدہ بتاتا ہے کہ اسلامی مالیاتی نظام میں قرض حسنہ اور شراکت داری کو اس لیے فروغ دیا گیا ہے تاکہ لوگوں کے درمیان تعاون اور اخوت کے تعلقات قائم رہیں۔ جب کوئی بینک کسی شخص کو بغیر سود کے قرض دیتا ہے تو وہ اس کی مدد کر رہا ہوتا ہے، نہ کہ اس کے مصائب میں اضافہ کر رہا ہوتا ہے۔

اسلامی بینکوں کا سماجی و اقتصادی ترقی میں کردار

اسلامی بینک محض روایتی بینکوں کا اسلامی متبادل نہیں ہیں، بلکہ یہ معاشی ترقی میں ایک منفرد کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ بینک اپنی تمام مالیاتی سرگرمیوں کو حقیقی معیشت (Real Economy) سے منسلک رکھتے ہیں، جس میں تجارت، صنعت اور زراعت کو فروغ دیا جاتا ہے۔ اسلامی بینکوں کے اثاثے 2010 میں 1 ٹریلین ڈالر سے بڑھ کر 2021 میں 3 ٹریلین ڈالر سے تجاوز کر چکے ہیں، اور دنیا بھر میں 430 سے زائد اسلامی بینک اور مالیاتی ادارے کام کر رہے ہیں۔ ان بینکوں کا سب سے اہم کردار یہ ہے کہ وہ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (SMEs) کو مالی معاونت فراہم کرتے ہیں، جو کہ ہر معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں۔ مزید برآں، یہ بینک رہائشی منصوبوں، بنیادی ڈھانچے کی ترقی، اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں بھی کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ جن ممالک میں اسلامی بینکاری کا نظام مضبوط ہے، وہاں آمدنی میں عدم مساوات میں کمی آئی ہے اور انسانی ترقی کے اشاریے بہتر ہوئے ہیں۔ محمد الجاسر بیان کرتے ہیں:

"Islamic banking contributes to social and economic development through investment in areas related to the

³ امام الشافعی محمد بن احمد السرخسی، "المبسوط"، (بیروت: دار المعرفہ، 2014)، جلد 12، صفحہ 109



real economy such as production of goods and services and commerce⁴.

"اسلامی بینکاری اشیاء اور خدمات کی پیداوار اور تجارت جیسے حقیقی معیشت سے متعلق شعبوں میں سرمایہ کاری کے ذریعے سماجی اور اقتصادی ترقی میں اپنا کردار ادا کرتی ہے۔"

ڈاکٹر محمد الجاسر کے مطابق اسلامی بینکاری کا سب سے بڑا امتیاز یہ ہے کہ یہ قرض دینے (Lending) کے بجائے اصل سرمایہ کاری (Investment) پر مبنی ہے۔ روایتی بینک قرض دیتے ہیں اور اس پر سود وصول کرتے ہیں، چاہے قرض لینے والے کاروبار کامیاب ہو یا ناکام۔ لیکن اسلامی بینک یا تو مراجمہ کے تحت اصل اثاثہ خرید کر صارف کو بیچتے ہیں، یا مشارکت اور مضاربت کے تحت صارف کے ساتھ شراکت داری کرتے ہیں۔ اس طرح اسلامی بینک کا پیسہ حقیقی معیشت میں گردش کرتا ہے، نہ کہ محض ایک نمبر کی شکل میں رہتا ہے۔ الجاسر نے مزید کہا کہ اسلامی بینکوں نے اجارہ (لیزنگ)، استصناع، سلم، اور مختلف اقسام کے صکوک جیسے جدید آلات متعارف کروائے ہیں جو صنعت، زراعت اور تجارت کو فروغ دیتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اسلامی بینک چھوٹے اور درمیانے درجے کے منصوبوں کو مالی معاونتیں فراہم کر کے روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ وہی اصول ہیں جنہیں آج عالمی مالیاتی ادارے "پائیدار ترقی" کے نام سے فروغ دے رہے ہیں۔ ایک تحقیقی مطالعہ (2025) کے نتائج کے مطابق:

"The findings indicate a significant, positive relationship between the share of Islamic banking credit in the overall banking system and the improvement in income distribution, particularly among the lower-income deciles of society⁵."

"نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ مجموعی بینکاری نظام میں اسلامی بینکاری کے قرضوں کے حصے اور آمدنی کی تقسیم میں بہتری کے درمیان ایک اہم اور مثبت تعلق ہے، خاص طور پر معاشرے کے نچلے آمدنی والے طبقوں میں۔"

یہ ایک جدید تحقیقی مطالعہ ہے جسے تہران کی علامہ طباطبائی یونیورسٹی کے محققین نے 12 اسلامی ممالک میں 2010 سے 2023 کے عرصے میں کیا۔ اس مطالعے میں ان ممالک کا انتخاب کیا گیا جہاں اسلامی بینکاری کا نظام کم از کم 15 فیصد حصہ رکھتا ہے۔ نتائج نے یہ ثابت کیا کہ اسلامی بینکاری نے نچلے آمدنی والے طبقوں میں آمدنی کی عدم مساوات کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ خاص طور پر قرض حسنہ (بلا سود قرض) نے غربت میں کمی اور تعلیمی و صحت کے نتائج کو بہتر بنانے میں مضبوط اثر دکھایا۔ اس مطالعے نے یہ بھی پایا کہ مشارکت (نفع و نقصان کی شراکت) نے پسماندہ طبقات کی معاشی شرکت کو بڑھایا ہے۔ یہ نتائج اس نظریے کی تائید کرتے ہیں کہ اسلامی مالیات صرف منافع کے حصول کے لیے نہیں بلکہ سماجی انصاف اور دولت کی منصفانہ تقسیم کے لیے بھی کام کرتی ہے۔ محققین نے یہ بھی بتایا کہ جہاں روایتی بینکاری نظام دولت کو اوپر کی طبقے میں جمع کرنے کا باعث بنتا ہے، وہیں اسلامی بینکاری کی شراکتی ماڈل دولت کو نچلے طبقوں تک پہنچانے میں معاون ہیں۔ تاہم مطالعہ یہ بھی بتاتا ہے کہ انسانی ترقی پر اسلامی بینکاری کا مثبت اثر صرف طویل مدتی میں ظاہر ہوتا ہے۔ کیف و ایلامری بیان کرتے ہیں:

"The structure of Islamic finance encompasses profit-driven financial models that promote societal welfare, a charitable sector focused on philanthropy and

⁴ Muhammad Al-Jasser, "Overview of the Islamic banking industry," speech at the Fifth Conference for Islamic Banks and Financial Institutions, Damascus, March 15-16, 2010, Bank for International Settlements Review, April 2010, p. 2

⁵ Testing the Islamic Moral Economy Approach in Sustainable Development: The Impact of Islamic Banking in Islamic Countries," Islamic Finance Research, Vol. 14, No. 2, 2025, pp. 45-67

endowments, and market corrective mechanisms that emphasise ethical norms and mitigate wealth inequality⁶."

"اسلامی مالیات کا ڈھانچہ منافع پر مبنی مالیاتی ماڈل پر مشتمل ہے جو سماجی فلاح کو فروغ دیتے ہیں، ایک خیراتی شعبہ جو انسان دوستی اور اوقاف پر مرکوز ہے، اور مارکیٹ کی اصلاحی میکانزم جو اخلاقی اصولوں پر زور دیتے ہیں اور دولت کی عدم مساوات کو کم کرتے ہیں۔"

پروفیسر منذر قحف کے مطابق اسلامی مالیاتی نظام تین ستونوں پر کھڑا ہے: (1) منافع بخش مالیاتی ماڈل جو سماجی فلاح کو بھی پیش نظر رکھتے ہیں، (2) خیراتی شعبہ جس میں زکوٰۃ، صدقات اور اوقاف شامل ہیں، اور (3) مارکیٹ کی اصلاحی میکانزم جو اخلاقی اصولوں کو نافذ کرتی ہیں۔ انہوں نے دلیل دی کہ روایتی سرمایہ دارانہ نظام میں صرف منافع کو اہمیت دی جاتی ہے، جبکہ اسلامی نظام میں منافع کے ساتھ ساتھ سماجی ذمہ داری اور اخلاقیات کو بھی اتنی ہی اہمیت دی جاتی ہے۔ ان کے مطابق زکوٰۃ کا نظام دولت کی گردش کو یقینی بناتا ہے، جبکہ اوقاف تعلیم، صحت اور دیگر سماجی خدمات کے لیے مستقل فنڈنگ فراہم کرتے ہیں۔ یہ تینوں ستون مل کر ایک ایسا نظام تشکیل دیتے ہیں جو نہ صرف معاشی ترقی کو فروغ دیتا ہے بلکہ سماجی انصاف اور ماحولیاتی پائیداری کو بھی یقینی بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج اقوام متحدہ اور عالمی بینک جیسے ادارے اسلامی سماجی مالیات کو پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) کے حصول کے لیے ایک مؤثر ٹول کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔

اسلامی سماجی مالیات

اسلامی مالیاتی نظام کا ایک امتیازی پہلو اس کا سماجی مالیات (Social Finance) کا شعبہ ہے، جو روایتی مالیاتی نظام میں نہیں پایا جاتا۔ زکوٰۃ، صدقات، اوقاف، اور قرض حسنہ جیسے آلات نہ صرف عبادت ہیں بلکہ معاشی نظام کے اہم جزو ہیں جو دولت کی گردش اور سماجی تحفظ کو یقینی بناتے ہیں۔ زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے اور ہر صاحب نصاب مسلمان پر فرض ہے۔ اوقاف نے اسلامی تاریخ میں تعلیم، صحت اور فلاحی منصوبوں کے لیے مستقل آمدنی کا ذریعہ فراہم کیا۔ قرض حسنہ (بغیر سود کے قرض) غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ جدید دور میں ان آلات کو منظم اور پیمانے پر لا کر غربت میں کمی، تعلیم اور صحت کے شعبوں میں بہتری لائی جاسکتی ہے۔ اقوام متحدہ، عالمی بینک، اور اسلامی ترقیاتی بینک (IsDB) ان آلات کو پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) کے حصول کے لیے استعمال کرنے پر زور دے رہے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمَوْلَةَ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْعَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ⁷

"صدقہ (زکوٰۃ) تو صرف فقیروں، مسکینوں، اس پر کام کرنے والوں، ان کے دل جوڑنے والوں، غلاموں کی آزادی میں، قرض داروں، اللہ کی راہ میں، اور مسافروں کے لیے ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے فرض کیا گیا ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا، حکمت والا ہے۔"

یہ آیت کریمہ زکوٰۃ کے مصرف (مصارف) کی تفصیل بیان کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آٹھ زمروں کو زکوٰۃ کا مستحق قرار دیا ہے: فقراء، مسکین، زکوٰۃ جمع کرنے والے، جن کے دل اسلام سے مانوس کرائے جائیں، غلاموں کی آزادی کے لیے، قرض دار، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے، اور مسافر جو سفر میں پریشان ہو گئے ہوں۔ اس آیت کی اہمیت یہ ہے کہ اس نے زکوٰۃ کو نہ صرف ایک عبادت قرار دیا بلکہ ایک جامع سماجی تحفظ کا نظام فراہم کر دیا۔ امام ابن

⁶ Monzer Kahf and Mohamed Cherif El Amri, "The Role of Islamic Social Finance in Socioeconomic Equity and Market Stability," in 40th Anniversary Special Edition, COMCEC Coordination Office, 2024, pp. 131-141

کثیر اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان آٹھ زمروں کا ذکر اس لیے کیا گیا کہ زکوٰۃ کی رقم کو انہی مخصوص مصارف میں خرچ کیا جائے، نہ کہ دوسرے کاموں میں۔ یہ آیت اسلامی فلاحی ریاست کی بنیاد ہے جہاں حکومت زکوٰۃ جمع کرے اور ان آٹھ زمروں میں تقسیم کرے۔ جدید دور میں اسلامی ترقیاتی بینک (IsDB) نے زکوٰۃ کو بڑے پیمانے پر سماجی اور اقتصادی منصوبوں کے لیے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ مثال کے طور پر، انڈونیشیا اور ملائیشیا میں زکوٰۃ کے فنڈز سے غریب بچوں کی تعلیم، صحت کی سہولیات، اور چھوٹے کاروباروں کو قرضے فراہم کیے جا رہے ہیں۔ اس آیت کی روشنی میں مسلم ممالک کو چاہیے کہ وہ زکوٰۃ کے نظام کو باقاعدہ اور شفاف بنائیں تاکہ یہ فنڈز صحیح مستحقین تک پہنچ سکیں اور معاشرے میں آمدنی کی عدم مساوات کو کم کیا جاسکے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُتَّقًا خَلْفًا، وَيَقُولُ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُفْسِدًا تَلَفًا⁸

"جس دن بھی بندے صبح کرتے ہیں، دو فرشتے اترتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ

کرنے والے کو بدلہ دے، اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! روکنے والے (بخیل) کو تباہی دے۔"

یہ حدیث مبارکہ صدقہ و خیرات کی ترغیب دیتی ہے اور بخل سے منع کرتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے بتایا کہ ہر صبح دو فرشتے دعا کرتے ہیں: ایک خرچ کرنے والے کے لیے بدلے کی دعا کرتا ہے، اور دوسرا روکنے والے (بخیل) کے لیے تباہی کی دعا کرتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مال خرچ کرنا نہ صرف دوسروں کے لیے فائدہ مند ہے بلکہ خرچ کرنے والے کے لیے بھی باعث برکت ہے۔ امام ابن حجر عسقلانی "فتح الباری" میں فرماتے ہیں کہ "خلف" سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے بدلہ اور برکت ہے، جبکہ "تلف" سے مراد مال کی بربادی اور تباہی ہے۔ یہ حدیث اسلامی معاشیات کے ایک اہم اصول کو بیان کرتی ہے کہ دولت کو گردش میں رکھنا چاہیے، نہ کہ اسے جمع کر کے رکھ چھوڑنا چاہیے۔ جب دولت گردش کرتی ہے تو وہ نہ صرف خیرات کرنے والے کو ثواب دلاتی ہے بلکہ پوری معیشت کو تحریک بھی دیتی ہے۔ جب دولت جمع ہو کر رک جاتی ہے تو معیشت جمود کا شکار ہو جاتی ہے۔ جدید معاشیات میں بھی یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ کنز (ذخیرہ اندوزی) معیشت کے لیے نقصان دہ ہے۔ اسلامی بینک اور مالیاتی ادارے اس اصول پر عمل کرتے ہوئے لوگوں کی بچتوں کو سرمایہ کاری کے ذریعے معیشت میں لاتے ہیں تاکہ وہ گردش کرتی رہیں اور روزگار اور ترقی پیدا کریں۔ عبدالحسن، منیرہ بیان کرتی ہیں کہ:

"Islamic social finance provides a transformative framework to address global socio-economic issues by leveraging financial instruments rooted in Shariah principles... These instruments, guided by the principles of equity, justice, and wealth redistribution, align with the global thrust for sustainable development⁹."

"اسلامی سماجی مالیات شریعت کے اصولوں پر مبنی مالیاتی آلات کے ذریعے عالمی سماجی و اقتصادی مسائل کے حل کے لیے ایک تبدیلی لانے والا ڈھانچہ فراہم کرتا ہے... یہ آلات، مساوات، انصاف اور دولت کی تقسیم نو کے اصولوں سے رہنمائی یافتہ، پائیدار ترقی کے عالمی رجحان کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔"

پروفیسر مگدا اسماعیل عبدالحسن اور ڈاکٹر عائشہ منیرہ کے مطابق اسلامی سماجی مالیات کے آلات - زکوٰۃ، وقف، صدقات، اور قرض حسنہ - میں اتنی صلاحیت ہے کہ وہ عالمی غربت، تعلیم، صحت اور اقتصادی شمولیت کے مسائل حل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اقوام متحدہ، عالمی بینک، اور اسلامی

⁸ امام محمد بن اسماعیل البخاری، "المجامع الصحیح"، کتاب الزکوٰۃ، باب قول اللہ تعالیٰ: "وَمَنْ يُوقِ شُحَّ نَفْسِهِ"، (بیروت: دار طوق النجاة، 1422ھ)، حدیث

ترقیاتی بینک (IsDB) ان آلات کو پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) کے حصول کے لیے تسلیم کر رہے ہیں۔ انہوں نے کئی کامیاب مثالیں پیش کیں: ملائیشیا میں "Sukuk Prihatin" (وبائی امراض کے دوران جاری کردہ صکوک)، انڈونیشیا میں "Cash Waqf Linked Sukuk" (نقد وقف سے منسلک صکوک)، اور ملائیشیا میں "Sadaqa House Bank Islam" (صدقہ ہاؤس بینک اسلام) جیسے منصوبے۔ یہ مثالیں بتاتی ہیں کہ اسلامی سماجی مالیات کو کس طرح جدید مالیاتی طریقوں کے ساتھ ضم کر کے بڑے پیمانے پر سماجی ترقی کے منصوبے چلائے جاسکتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان آلات کو الگ تھلگ کرنے کے بجائے ایک منظم اور مربوط نظام کے تحت لانے سے ان کا اثر زیادہ ہو گا۔ مثال کے طور پر، زکوٰۃ کو صرف انفرادی طور پر دینے کے بجائے اگر بڑے فنڈز میں جمع کر کے تعلیم اور صحت کے بڑے منصوبوں میں لگایا جائے تو زیادہ موثر ثابت ہو گا۔

شرائکی مالیات (Musharakah & Mudarabah) اور اقتصادی استحکام

اسلامی مالیاتی نظام کی سب سے نمایاں خصوصیت شراکتی مالیات ہے، جس میں مشارکت (Musharakah) اور مضاربیت (Mudarabah) شامل ہیں۔ ان ماڈلز میں بینک اور صارف ایک دوسرے کے شریک کاروباری ہوتے ہیں، جہاں نفع اور نقصان دونوں کو مشترکہ طور پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ نظام روایتی قرضوں سے بنیادی طور پر مختلف ہے جہاں بینک کو سود کی صورت میں مقررہ منافع ملتا رہتا ہے، چاہے کاروبار کو نقصان ہی کیوں نہ ہو۔ شراکتی مالیات میں بینک کو بھی کاروبار کے نتائج میں دلچسپی ہوتی ہے اور وہ صارف کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے۔ 2008 کے عالمی مالیاتی بحران کے بعد جب روایتی بینکاری نظام شدید عدم استحکام کا شکار ہوا، تو اسلامی بینکاری نے اپنی شراکتی نوعیت کی وجہ سے زیادہ استحکام دکھایا۔ جدید دور میں بہت سے ممالک نے چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (SMEs) کے لیے شراکتی مالیات کو فروغ دینا شروع کر دیا ہے، کیونکہ یہ ادارے اکثر روایتی قرضوں کی شرائط پوری نہیں کر پاتے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ¹⁰

"اے ایمان والو! اپنے آپس کے مال باطل طریقوں سے مت کھاؤ، مگر یہ کہ تمہاری آپس کی

رضامندی سے کوئی تجارت ہو۔"

یہ آیت کریمہ اسلامی معاشیات کا ایک بنیادی اصول بیان کرتی ہے کہ مال کو "باطل" طریقوں سے حاصل کرنا حرام ہے، اور حلال طریقہ یہ ہے کہ دونوں فریقوں کی رضامندی سے تجارت کی جائے۔ "باطل" میں سود، جوا، چوری، رشوت، اور دھوکہ دہی سب شامل ہیں۔ اس آیت کی روشنی میں، اسلامی مالیاتی نظام میں مشارکت اور مضاربیت کو اس لیے ترجیح دی جاتی ہے کہ ان میں دونوں فریق اپنی رضامندی سے شراکت کرتے ہیں اور نفع و نقصان دونوں میں شریک ہوتے ہیں۔ یہ ایک عادلانہ اور منصفانہ نظام ہے جہاں کوئی ایک فریق دوسرے پر حاوی نہیں ہوتا۔ علامہ ابو عبد اللہ القرطبی اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "عن تراضٍ منکم" کا مطلب یہ ہے کہ معاہدہ میں کسی قسم کا دھوکہ، جبر، یا غیر یقینی نہ ہو۔ یہی اصول جدید اسلامی بینکاری میں بھی لاگو کیا جاتا ہے جہاں مشارکت اور مضاربیت کے معاہدے تمام شرائط کے ساتھ تحریری شکل میں کیے جاتے ہیں اور دونوں فریقوں کو مکمل آگاہی دی جاتی ہے۔ یہ آلات نہ صرف انفرادی کاروبار کے لیے بلکہ بڑے منصوبوں کے لیے بھی استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ اسلامی ترقیاتی بینک (IsDB) نے کئی بڑے انفراسٹرکچر منصوبوں کے لیے شراکتی مالیات کا استعمال کیا ہے جہاں کئی بینک مل کر سرمایہ لگاتے ہیں اور منافع یا نقصان کو مشترکہ طور پر تقسیم کرتے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَإِذَا خَانَ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا¹¹

"اللہ عزوجل فرماتا ہے: جب تک دو شریک ایک دوسرے کے ساتھ خیانت نہیں کرتے، میں ان کا تیسرا (یعنی مددگار اور معاون) ہوتا ہوں۔ پھر جب ان میں سے ایک دوسرے کے ساتھ خیانت کرتا ہے تو میں ان کے درمیان سے نکل جاتا ہوں۔"

یہ حدیث قدسی شراکتی کاروبار کی اہمیت اور اس میں دیانت داری کے تقاضے کو بیان کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تک دو شریک ایک دوسرے کے ساتھ ایمانداری سے پیش آتے ہیں اور کسی قسم کی خیانت یا دھوکہ نہیں کرتے، اللہ خود ان کا تیسرا ساتھی ہوتا ہے، یعنی وہ ان کے کاروبار میں برکت ڈالتا ہے اور ان کی مدد کرتا ہے۔ لیکن جب وہ ایک دوسرے کے ساتھ خیانت کرتے ہیں تو اللہ کی مدد اور برکت ختم ہو جاتی ہے۔ امام خطابی "معالم السنن" میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراکت داری میں ایمانداری اور شفافیت انتہائی ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی بینکاری میں مشارکت اور مضاربت کے معاہدوں میں تمام شرائط کو بڑی تفصیل سے لکھا جاتا ہے اور دونوں فریقوں کو مکمل معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ کوئی بھی ایسی چھپی ہوئی شرط یا معلومات کا پوشیدہ رکھنا خیانت کے زمرے میں آتا ہے۔ جدید تحقیقات کے مطابق، شراکتی مالیات کی ایک بڑی وجہ جو روایتی بینکاری میں اسے کم استعمال کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اس میں "معلومات کی عدم توازن" (Information Asymmetry) کا خطرہ ہوتا ہے، یعنی ایک فریق دوسرے کے بارے میں مکمل معلومات نہیں رکھتا۔ اس حدیث کی روشنی میں، اسلامی بینکوں کو چاہیے کہ وہ شراکتی معاہدوں میں مکمل شفافیت کو یقینی بنائیں تاکہ اللہ کی برکت حاصل ہو سکے۔ بیزا بائن (Maybank Asset Management Group) بیان کرتی ہیں:

"The availability of shariah-compliant equity funding to complement the current shariah-compliant debt funding in the market; the ability to finance via equity good SMEs that may not be able to qualify for shariah-compliant debt funding from banks due to their small size¹²."

"مارکیٹ میں موجود شرعی قرضوں کی تکمیل کے لیے شرعی ایکویٹی فنڈنگ کی دستیابی؛ ان اچھے چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کو ایکویٹی کے ذریعے مالی اعانت فراہم کرنے کی صلاحیت جو اپنے چھوٹے سائز کی وجہ سے بینکوں سے شرعی قرضے کے اہل نہیں ہو سکتے۔"

بیزا بائن مطابق، روایتی طور پر اسلامی بینک بھی زیادہ تر مراحمہ (Cost-plus) کے معاہدوں پر کام کرتے ہیں، جو قرض پر مبنی ہوتے ہیں۔ لیکن اس سے چھوٹے کاروباروں کو فائدہ نہیں پہنچتا کیونکہ ان کے پاس بینک کی شرائط پوری کرنے کے لیے کافی ضمانت یا کریڈٹ ہسٹری نہیں ہوتی۔ اس مسئلے کے حل کے لیے ملائیشیا کی حکومت نے 2015 میں "Investment Account Platform" (IAP) متعارف کرایا، جو کہ ایک Equity-based فنڈنگ پلیٹ فارم ہے۔ اس میں سرمایہ کار (Depositors کے بجائے) اپنی رقم لگاتے ہیں اور وہ SMEs میں شراکت دار بنتے ہیں۔ اس کے لیے مشارکت اور مضاربت کے معاہدے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس سے نہ صرف SMEs کو فنڈنگ ملتی ہے بلکہ سرمایہ کاروں کو بھی ٹیکس میں چھوٹ جیسی سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ یہ پلیٹ فارم اس بات کی مثال ہے کہ کس طرح شراکتی مالیات کو جدید طریقوں سے استعمال کر کے سماجی و اقتصادی ترقی کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔ یہ ماڈل خاص طور پر ان ممالک کے لیے مفید ہے جہاں SMEs معیشت کا بڑا حصہ ہیں لیکن انہیں روایتی مالیاتی اداروں سے فنڈنگ نہیں مل پاتی۔

اسلامی مالیات اور پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs)

پائیدار ترقی کے اہداف (Sustainable Development Goals - SDGs) وہ 17 عالمی اہداف ہیں جو اقوام متحدہ نے 2015 میں ترقی پذیر ممالک میں غربت، عدم مساوات، موسمیاتی تبدیلی، اور دیگر مسائل کے حل کے لیے مقرر کیے تھے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اسلامی مالیاتی نظام کے

¹² Baiza Bain, "Islamic Finance: A new role for Islamic banks?," The Edge Malaysia, November 16-22, 2015, Personal Wealth Section.

بنیادی اصول ان اہداف کے ساتھ مکمل ہم آہنگ ہیں۔ اسلامی مالیات میں انصاف (عدل)، مساوات، شفافیت، خطرے کی تقسیم، اور سماجی فلاح پر زور دیا جاتا ہے جو کہ SDGs کے بنیادی اصول بھی ہیں۔ اقوام متحدہ، عالمی بینک، اور اسلامی ترقیاتی بینک (IsDB) نے مل کر اسلامی سماجی مالیات کو SDGs کے حصول کے لیے ایک مؤثر ٹول کے طور پر تسلیم کیا ہے۔ مثال کے طور پر، زکوٰۃ کا نظام SDG 1 (غربت کا خاتمہ) اور SDG 10 (عدم مساوات میں کمی) کو حاصل کرنے میں مدد کرتا ہے۔ اوقاف SDG 4 (معیاری تعلیم) اور SDG 3 (صحت اور بہبود) کے لیے مستقل فنڈنگ فراہم کرتے ہیں۔ صکوک (اسلامی بانڈز) کو انفراسٹرکچر اور سبز منصوبوں (Green Sukuk) کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے جو SDG 9 (صنعت، جدت، اور انفراسٹرکچر) اور SDG 13 (موسمیاتی عمل) سے متعلق ہیں۔ پروفیسر عسوتے بیان کرتے ہیں:

"Islamic finance is expected to essentialise justice and equilibrium and equalise development opportunities for all stakeholders to fulfil their development path towards perfection¹³".

"اسلامی مالیات سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ انصاف اور توازن کو ضروری قرار دے اور تمام اسٹیک ہولڈرز کے لیے ترقی کے مواقع کو برابر کرے تاکہ وہ اپنے ترقی کے راستے کو کمال تک پہنچا سکیں۔"

پروفیسر مہمت عسوتے کے مطابق اسلامی مالیات کا بنیادی مقصد صرف "حلال" منافع کمانا نہیں ہے، بلکہ یہ معاشی نظام دراصل ایک "اخلاقی معیشت" (Moral Economy) ہے جہاں انصاف، توازن، اور تمام اسٹیک ہولڈرز کی فلاح کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ انہوں نے دلیل دی کہ اسلامی مالیات کے تحت قرض حسنہ، شرابی مالیات، اور سماجی فلاح کے دیگر آلات دراصل "ٹرانسفارمیشنل چینج" (تبدیلی لانے والی تبدیلی) لانے کے لیے ہیں، نہ کہ صرف "ٹرانزیکشنل چینج" (معمولی لین دین) کے لیے۔ ان کے الفاظ "equalise development opportunities for all" stakeholders "اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اسلامی معاشیات میں ہر فرد - چاہے وہ امیر ہو یا غریب، مرد ہو یا عورت، مالک ہو یا مزدور - کو ترقی کے یکساں مواقع ملنے چاہئیں۔ یہی وہ اصول ہے جسے اقوام متحدہ نے اپنے SDGs میں "Leave No One Behind" (کسی کو پیچھے نہ چھوڑو) کے نام سے بیان کیا ہے۔ عسوتے نے اپنے مطالعے میں یہ بھی پایا کہ اسلامی بینکاری نے طویل مدتی میں انسانی ترقی کے اشاریے (HDI) کو بہتر بنانے میں مثبت کردار ادا کیا ہے، حالانکہ یہ اثر مختصر مدت میں واضح نہیں ہوتا۔ اسلامی ترقیاتی بینک (IsDB) کی رپورٹ کے مطابق:

"The IsDB's role in mobilising Shariah-compliant financial resources for development goals highlights the practical application of Islamic finance in fostering human capital, infrastructure, and economic inclusion¹⁴".

"ترقی کے اہداف کے لیے شرعی مالی وسائل کو متحرک کرنے میں اسلامی ترقیاتی بینک کا کردار انسانی سرمائے، انفراسٹرکچر، اور اقتصادی شمولیت کو فروغ دینے میں اسلامی مالیات کے عملی اطلاق کو اجاگر کرتا ہے۔"

اسلامی ترقیاتی بینک 1975 (IsDB) میں قائم ہونے والا ایک کثیرالجبہتی ترقیاتی بینک ہے جس کے 57 رکن ممالک ہیں۔ IsDB کا بنیادی مقصد رکن ممالک کی سماجی اور اقتصادی ترقی کو شرعی اصولوں کے مطابق فروغ دینا ہے۔ IsDB نے اب تک کئی بڑے منصوبے مکمل کیے ہیں: پاکستان میں بجلی کے منصوبے، انڈونیشیا میں تعلیمی منصوبے، بنگلہ دیش میں صحت کے منصوبے، اور افریقہ میں انفراسٹرکچر کے منصوبے۔ خاص بات یہ ہے کہ IsDB

¹³ Mehmet Asutay, "Testing the development impact of islamic banking: Islamic moral economy approach to development," Journal of Economic Behavior & Organization, Vol. 221, 2024, pp. 1-18.

¹⁴ Magda Ismail Abdel Mohsin and Aishath Muneeza, "Global initiatives and best practices in Islamic social finance," in Inclusive Finance, Edward Elgar Publishing, 2025, pp. 129-155.

نے "Green Sukuk" (سبز صکوک) جاری کر کے ماحولیاتی منصوبوں کے لیے بھی فنڈنگ فراہم کی ہے جو موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے میں مددگار ہیں۔ IsDB نے کووڈ-19 وبائی امراض کے دوران بھی رکن ممالک کو طبی امداد اور اقتصادی پیکیج فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ IsDB کا یہ ماڈل بتاتا ہے کہ کس طرح ایک اسلامی ترقیاتی بینک روایتی ترقیاتی بینکوں کی طرح کام کر سکتا ہے لیکن سود سے پاک اور شرعی اصولوں کے مطابق۔ IsDB نے اقوام متحدہ کے SDGs کو اپنے ترقیاتی پروگراموں میں شامل کر رکھا ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی مالیات عالمی ترقیاتی ایجنڈے کے ساتھ مکمل ہم آہنگ ہیں۔ محمد الجاسر (SAMA) بیان کرتے ہیں:

"Islamic banks and institutions have proved their success in attracting savings, fulfilling customer's needs and achieving their interests. Moreover, Islamic banking has made great strides in boosting banking business by introducing innovated products and tools and by adopting new financing forms such as Ijarah (leasing), Istisnaa and Salam, along with Mudarabah and Musharakah¹⁵."

"اسلامی بینکوں اور اداروں نے بچتوں کو راغب کرنے، صارفین کی ضروریات کو پورا کرنے اور ان کے مفادات کو حاصل کرنے میں اپنی کامیابی ثابت کر دی ہے۔ مزید برآں، اسلامی بینکاری نے اجارہ، استصناع، سلم، اور مشارکت و مضاربت جیسی نئی مالیاتی شکلوں کو اپنا کر بینکاری کاروبار کو فروغ دینے میں بڑی پیش رفت کی ہے۔"

ڈاکٹر محمد الجاسر کے مطابق اسلامی بینکاری صرف روایتی طریقوں تک محدود نہیں رہی بلکہ اس نے مختلف قسم کے نئے آلات متعارف کروا کر اپنے دائرہ کار کو وسیع کیا ہے۔ اجارہ (Ijarah) لیزنگ کا اسلامی متبادل ہے جہاں بینک کوئی اثاثہ (مثلاً گاڑی یا مشینری) خرید کر اسے صارف کو لیز پر دیتا ہے۔ استصناع (Istisna'a) مینوفیکچرنگ کے منصوبوں کے لیے استعمال ہوتا ہے جہاں بینک کسی پروڈکٹ کو بنانے کا معاہدہ کرتا ہے اور پھر وہ پروڈکٹ صارف کو فروخت کرتا ہے۔ سلم (Salam) زراعت کے شعبے کے لیے خاص ہے جہاں بینک کسان کو پیشگی ادائیگی کرتا ہے اور مستقبل میں فصل وصول کرتا ہے۔ الجاسر نے مزید کہا کہ اسلامی بینکوں نے جوائنٹ فنڈنگ، بینکنگ بانڈز، لیٹرز آف کریڈٹ، اور پورٹ فولیو مینجمنٹ جیسی جدید سروسز بھی متعارف کروائی ہیں۔ انہوں نے خاص طور پر اس بات پر زور دیا کہ اسلامی بینکوں نے کم اور درمیانی آمدنی والے لوگوں کے لیے ہاؤسنگ منصوبوں کی مالی معاونت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ بتاتا ہے کہ اسلامی مالیات کو کس طرح پائیدار ترقی کے اہداف، خاص طور پر SDG 11 (پائیدار شہر اور کمیونٹیز) اور SDG 8 (اچھی ملازمت اور اقتصادی ترقی) کے حصول کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

قرض حسنہ اور غربت میں کمی

قرض حسنہ (Qard al-Hasan) اسلامی مالیات کا ایک ایسا آلہ ہے جس میں قرض دینے والا ضرورت مند کو بغیر کسی سود یا اضافی فائدے کے قرض دیتا ہے، اور قرض لینے والا صرف اصل رقم واپس کرتا ہے۔ یہ تصور اسلامی معاشیات کے "تعاون" اور "اخوت" کے اصولوں پر مبنی ہے۔ قرآن مجید میں قرض حسنہ کو "اللہ کو قرض دینے" سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس کے لیے بہترین اجر کی بشارت دی گئی ہے۔ جدید دور میں قرض حسنہ کو مائیکرو فنانس (چھوٹے قرضوں) کے لیے ایک مؤثر ٹول کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ غریب لوگ اکثر روایتی بینکوں سے قرض نہیں لے سکتے کیونکہ ان کے پاس کوئی

¹⁵ Muhammad Al-Jasser, "Overview of the Islamic banking industry," speech at the Fifth Conference for Islamic Banks and Financial Institutions, Damascus, March 15-16, 2010, Bank for International Settlements Review, April 2010, p. 3.

ضمانت یا کریڈٹ ہسٹری نہیں ہوتی، لیکن قرض حسنہ کی بنیاد پر وہ چھوٹے کاروبار شروع کر سکتے ہیں اور اپنی معاشی حالت بہتر کر سکتے ہیں۔ تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ قرض حسنہ نے نچلے آمدنی والے طبقوں میں غربت میں کمی اور تعلیمی وصحت کے نتائج کو بہتر بنانے میں مضبوط اثر دکھایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ۚ وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ¹⁶

"کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ (اچھا قرض) دے؟ تاکہ وہ اسے اس کے لیے کئی گنا بڑھا دے۔ اللہ

بھی تنگی کرتا ہے اور (اور) کشادگی کرتا ہے، اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔"

یہ آیت کریمہ قرض حسنہ کی فضیلت اور اہمیت کو بیان کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ بتایا کہ جب کوئی شخص کسی ضرورت مند کو بغیر سود کے قرض دیتا ہے تو گویا اس نے اللہ کو قرض دیا، اور اللہ اسے کئی گنا بڑھا کر واپس کرے گا۔ امام ابن کثیر اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "قرض حسنہ" سے مراد وہ قرض ہے جو خالص اللہ کی رضا کے لیے دیا جائے، اس میں کوئی سود یا زیادتی نہ ہو، اور نہ قرض لینے والے کو کوئی تکلیف پہنچائی جائے۔ یہ آیت اسلامی مالیات میں قرض حسنہ کی اہمیت کی بنیاد ہے۔ اس آیت کی روشنی میں، اسلامی بینکوں اور فلاحی اداروں نے "قرض حسنہ فنڈز" قائم کیے ہیں جہاں سے غریب لوگوں کو بغیر سود کے قرض دیے جاتے ہیں۔ مثلاً، پاکستان میں "اکوہٹ" (Akhuwat) نامی تنظیم نے قرض حسنہ کے ذریعے لاکھوں غریب خاندانوں کو چھوٹے کاروبار شروع کرنے میں مدد دی ہے۔ اس ماڈل میں بینک یا تنظیم کوئی سود یا مارک اپ نہیں لیتی، صرف اصل رقم واپس لی جاتی ہے، اور یہ رقم دوسروں کو دینے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اس طرح یہ نظام پائیدار اور خود کفیل ہو جاتا ہے۔ اقوام متحدہ نے بھی اس ماڈل کو سراہا ہے اور اسے غربت میں کمی کے لیے ایک بہترین مثال قرار دیا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كَرْبَةً مِنَ الدُّنْيَا، نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كَرْبَةً مِنْ كَرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسِّرْ عَلَى مُعْسِرٍ، يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ¹⁷

"جو کسی مومن کی دنیاوی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کرے گا، اللہ اس سے قیامت کی

مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کرے گا، اور جو کسی تنگ دست پر آسانی کرے گا، اللہ اس پر دنیا

اور آخرت میں آسانی کرے گا۔"

یہ حدیث مبارکہ دوسروں کی مدد کرنے اور خاص طور پر تنگ دستوں پر آسانی کرنے کی فضیلت بیان کرتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کی مصیبت دور کرتا ہے، اللہ اس سے قیامت کی مصیبت دور کرے گا۔ اور جو کسی تنگ دست پر آسانی کرتا ہے، اللہ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا۔ امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ "آسانی" کا مطلب یہ ہے کہ قرض کو آسان شرائط پر دینا، قرض کی ادائیگی میں مہلت دینا، یا قرض معاف کر دینا۔ یہ حدیث قرض حسنہ کی بنیاد ہے جہاں قرض دینے والا نہ صرف سود نہیں لیتا بلکہ اگر قرض لینے والا تنگ دست ہو تو اسے مہلت بھی دیتا ہے۔ اس حدیث کی روشنی میں، اسلامی مالیاتی اداروں کو چاہیے کہ وہ قرض حسنہ کے پروگراموں کو فروغ دیں، خاص طور پر ان لوگوں کے لیے جو روایتی بینکاری سے قرض حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ یہ حدیث انفرادی مسلمانوں کو بھی ترغیب دیتی ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق قرض حسنہ دیا کریں۔ جدید دور میں کراؤڈ فنڈنگ اور آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے قرض حسنہ کو بڑے پیمانے پر فروغ دیا جا رہا ہے۔ مثال کے طور پر، "LaunchGood" اور "PiggyBack" جیسے پلیٹ فارمز لوگوں کو قرض حسنہ کی بنیاد پر فنڈ جمع کرنے کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔ یہ پلیٹ فارمز خاص طور پر ایمر جنسی میڈیکل مدد، تعلیم کے اخراجات، اور چھوٹے کاروبار شروع کرنے کے لیے استعمال کیے جا رہے ہیں۔ تحقیقی مطالعہ (2025) کے نتائج کے مطابق:

¹⁶ البقرہ، 245

¹⁷ امام مسلم بن الحجاج القشیری، "صحیح مسلم"، کتاب الذکر والدعا، باب فضل الجلوس فی مصلی، (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 2015)، حدیث نمبر:

"Qard al-Hasan financing, which provides interest-free loans to low-income groups, has a particularly strong effect on reducing poverty and improving educational and health outcomes¹⁸".

"قرض حسنہ کی مالی اعانت، جو کم آمدنی والے گروہوں کو بلا سود قرضے فراہم کرتی ہے، غربت میں کمی اور تعلیمی وصحت کے نتائج کو بہتر بنانے میں خاص طور پر مضبوط اثر رکھتی ہے۔"

جب لوگوں کو بغیر سود کے قرضے دیے جاتے ہیں تو وہ اس رقم کو چھوٹے کاروبار شروع کرنے، اپنے بچوں کی تعلیم پر خرچ کرنے، یا اپنے علاج معالجے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ چونکہ ان پر سود کا بوجھ نہیں ہوتا، اس لیے وہ زیادہ آسانی سے قرض ادا کر سکتے ہیں۔ اس مطالعے نے یہ بھی پایا کہ قرض حسنہ کا اثر نچلے آمدنی والے طبقوں (Low-income deciles) پر زیادہ ہوتا ہے جبکہ اونچے طبقوں پر اس کا اثر کم ہوتا ہے۔ یہ بتاتا ہے کہ قرض حسنہ خاص طور پر غربت کے خاتمے کے لیے ایک مؤثر ٹول ہے۔ محققین نے سفارش کی کہ اسلامی ممالک کی حکومتوں کو چاہیے کہ وہ قرض حسنہ کے پروگراموں کو فروغ دیں اور ان کے لیے الگ فنڈز قائم کریں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ قرض حسنہ کو صرف انفرادی طور پر دینے کے بجائے بڑے اداروں کے ذریعے منظم کرنا زیادہ مؤثر ہوگا، جیسے بینک یا فلاحی تنظیمیں۔ اس سے پیمانے (Scale) کے فوائد حاصل ہوں گے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک مدد پہنچ سکے گی۔

اسلامی مالیاتی اداروں کی ریگولیشن اور عالمی معیارات

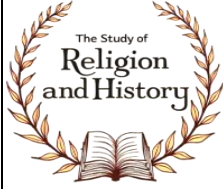
جیسے جیسے اسلامی مالیاتی صنعت نے ترقی کی، ویسے ویسے اس کی نگرانی اور ریگولیشن کے لیے عالمی معیارات کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس مقصد کے لیے کئی بین الاقوامی ادارے قائم کیے گئے جن میں Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions (AAOIFI) اور Islamic Financial Services Board (IFSB) شامل ہیں۔ اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے اکاؤنٹنگ، آڈٹنگ، اور شرعی معیارات مرتب کرتا ہے، جبکہ IFSB اسلامیاتی استحکام، رسک مینجمنٹ، اور کیپٹل ایڈیکلیسی کے معیارات بناتا ہے۔ یہ ادارے اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ اسلامی مالیاتی ادارے بین الاقوامی معیارات کے مطابق کام کریں اور ان کی کارکردگی شفاف ہو۔ IFSB نے بیسل II اور بیسل III کے معیارات کو اسلامی بینکاری کے مطابق ڈھال لیا ہے، جس میں کیپٹل ایڈیکلیسی، رسک مینجمنٹ، اور انٹرئل کنٹرول کے تقاضے شامل ہیں۔ ان معیارات کی بدولت اسلامی مالیاتی صنعت نے عالمی اعتماد حاصل کیا ہے اور روایتی مالیاتی نظام کے ساتھ مقابلہ کرنے کی صلاحیت پیدا کر لی ہے۔ محمد الجاسر (SAMA) بیان کرتے ہیں:

"The achievements of the Islamic banking industry over the last three decades have necessitated the establishment of relevant institutions that support Islamic banking such as: the Accounting and Auditing Organization for Islamic Institutions (AAOIFI) and the Islamic Financial Services Board (IFSB)¹⁹".

"پچھلی تین دہائیوں میں اسلامی بینکاری صنعت کی کامیابیوں نے اسلامی بینکاری کی مدد کرنے والے متعلقہ اداروں جیسے AAOIFI اور IFSB کے قیام کو ضروری بنا دیا ہے۔"

¹⁸ "Testing the Islamic Moral Economy Approach in Sustainable Development: The Impact of Islamic Banking in Islamic Countries," Islamic Finance Research, Vol. 14, No. 2, 2025, pp. 45-67.

¹⁹ Muhammad Al-Jasser, "Overview of the Islamic banking industry," speech at the Fifth Conference for Islamic Banks and Financial Institutions, Damascus, March 15-16, 2010, Bank for International Settlements Review, April 2010, p. 4.



ڈاکٹر محمد الجاسر نے اس اقتباس میں اسلامی مالیاتی صنعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ ریگولیٹری اداروں کے قیام کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ 1991 AAOIFI میں قائم کیا گیا تھا اور اس کا صدر دفتر بحرین میں ہے۔ اس نے اب تک 100 سے زائد معیارات جاری کیے ہیں جن میں شرعی، اکاؤنٹنگ، آڈٹنگ، اور اخلاقی معیارات شامل ہیں۔ IFSB 2002 میں قائم کیا گیا تھا اور اس کا صدر دفتر ملائیشیا میں ہے۔ اس کے ارکان میں مرکزی بینک، ریگولیٹری ادارے، اور مالیاتی ادارے شامل ہیں۔ IFSB نے پریڈنشل اینڈ سپروائزری معیارات جاری کیے ہیں جو کہ بیسل II اور بیسل III کے مطابق ہیں۔ ان معیارات میں کیپٹل ایڈیکسی، رسک مینجمنٹ، کارپوریٹ گورننس، اور شفافیت کے تقاضے شامل ہیں۔ الجاسر نے مزید کہا کہ سعودی عرب کی مالیاتی ایجنسی (SAMA) نے ان بین الاقوامی معیارات کو اپنایا ہے اور سعودی بینکوں کو ان پر عمل کرنے کی ہدایت کی ہے۔ ان معیارات کی بدولت اسلامی بینک اب روایتی بینکوں کی طرح مضبوط اور قابل اعتماد ہو گئے ہیں۔ یہ معیارات اس بات کو بھی یقینی بناتے ہیں کہ اسلامی بینک اپنے کاموں میں شرعی اصولوں کی پابندی کریں اور ان کا آڈٹ باقاعدگی سے ہوتا رہے۔ ایک تحقیقی مطالعہ (2024) کے مطابق:

"The Islamic Financial Services Board (IFSB) plays an effective role in abiding by supervisory requirements for sustainability through issuing supervisory and control standards for the Islamic banking system, based on the best supervisory practices in line with Basel II standards²⁰."

"اسلامی مالیاتی خدمات بورڈ (IFSB) بیسل II کے معیارات کے مطابق بہترین نگرانی کے طریقوں پر مبنی اسلامی بینکاری نظام کے لیے نگرانی اور کنٹرول کے معیارات جاری کر کے پائیداری کے لیے نگرانی کے تقاضوں کی پابندی میں ایک مؤثر کردار ادا کرتا ہے۔"

IFSB نے اسلامی بینکوں کے لیے جو معیارات جاری کیے ہیں، ان میں کیپٹل ایڈیکسی، رسک مینجمنٹ، انٹرئل کنٹرول، ادارہ جاتی کنٹرول، شفافیت، اور مارکیٹ ڈسپلن شامل ہیں۔ IFSB نے خاص طور پر اس بات پر زور دیا ہے کہ اسلامی بینکوں کو اپنی کیپٹل ایڈیکسی کا اندازہ لگانے کے لیے مخصوص طریقہ کار اپنانا چاہیے اور اپنے سرمائے کو مطلوبہ سطح پر رکھنے کے لیے حکمت عملی بنانی چاہیے۔ IFSB نے اسٹریٹسٹنگ کو بھی لازمی قرار دیا ہے، جس کے تحت بینکوں کو یہ جانچنا ہوتا ہے کہ اگر معیشت میں کوئی بحران آئے تو وہ کس حد تک متاثر ہوں گے۔ الجاسر نے یہ بھی بتایا کہ IFSB قومی نگرانی کے اداروں کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے تاکہ اسلامی مالیاتی نظام کے استحکام کو یقینی بنایا جاسکے۔ یہ معیارات اس بات کی ضمانت ہیں کہ اسلامی بینک نہ صرف شرعی اصولوں پر عمل پیرا ہیں بلکہ وہ مالیاتی طور پر بھی مستحکم اور قابل اعتماد ہیں۔ 2008 کے عالمی مالیاتی بحران کے دوران، اسلامی بینک روایتی بینکوں کے مقابلے میں زیادہ محفوظ رہے، جس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ ان پر سود پر مبنی قرضوں کا بوجھ نہیں تھا۔ IFSB کے معیارات نے اس استحکام کو مزید بڑھایا ہے۔ ایل گمال (رائس یونیورسٹی) بیان کرتے ہیں:

"Financial institutions, Islamic or otherwise, play two indispensable roles in financial systems. The first role is providing support for various financial markets... The second role that financial institutions perform is providing financial solutions where market failures exist²¹."

²⁰ Muhammad Al-Jasser, "Overview of the Islamic banking industry," speech at the Fifth Conference for Islamic Banks and Financial Institutions, Damascus, March 15-16, 2010, Bank for International Settlements Review, April 2010, p. 4.

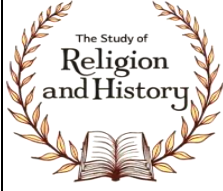
²¹ Mahmoud A. El-Gamal, "Islamic Financial Institutions," in Islamic Finance: Law, Economics, and Practice, (Cambridge: Cambridge University Press, 2006), pp. 135-161.

"مالیاتی ادارے، خواہ اسلامی ہوں یا روایتی، مالیاتی نظاموں میں دو ناگزیر کردار ادا کرتے ہیں۔ پہلا کردار مختلف مالیاتی منڈیوں کے لیے مدد فراہم کرنا ہے... دوسرا کردار جو مالیاتی ادارے انجام دیتے ہیں وہ ہے جہاں مارکیٹ کی ناکامیاں ہوں وہاں مالیاتی حل فراہم کرنا۔"

پروفیسر محمود ایل گمال کے مطابق تمام مالیاتی ادارے دو اہم کردار ادا کرتے ہیں: (1) مالیاتی منڈیوں کو سپورٹ کرنا، جیسے ایکسچینجز، کلیئرنگ ہاؤسز، اور مارکیٹ کے قوانین بنانا، اور (2) مارکیٹ کی ناکامی (Market Failure) کی صورتوں میں مالیاتی حل فراہم کرنا۔ مثال کے طور پر، ایک چھوٹا سرمایہ کار شاید براہ راست قرض کی مارکیٹ سے قرض حاصل نہ کر سکے کیونکہ اس کے لیے ٹرانزیکشن لاگت بہت زیادہ ہوگی، لیکن ایک بینک جو کہ قرضوں کی تشخیص میں مہارت رکھتا ہے، اسے قرض فراہم کر سکتا ہے۔ ایل گمال کے مطابق، اسلامی مالیاتی ادارے یہی دو کردار ادا کرتے ہیں، لیکن وہ ایسا شرعی اصولوں کے مطابق کرتے ہیں۔ یہ تجزیہ اس بات کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے کہ اسلامی مالیاتی ادارے صرف "روایتی بینکوں کا اسلامی متبادل" نہیں ہیں بلکہ وہ ایک الگ فلسفہ پر کام کرتے ہیں جہاں شفافیت، انصاف، اور خطرے کی تقسیم کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ ایل گمال نے یہ بھی نوٹ کیا کہ اسلامی مالیاتی اداروں کو اپنی منفرد نوعیت کی وجہ سے کچھ اضافی چیلنجز کا سامنا ہے، جیسے لیکویڈٹی مینجمنٹ اور رسک مینجمنٹ کے ایسے طریقے جو شرعی اصولوں کی خلاف ورزی نہ کریں۔ تاہم AAOIFI اور IFSB جیسے اداروں نے ان چیلنجز کو حل کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

نتائج

- * اسلامی مالیاتی نظام کی بنیاد رہا (سود)، غرر (غیر یقینی) اور میسر (جوا) کی ممانعت پر ہے، جو اسے روایتی مالیاتی نظام سے بنیادی طور پر ممتاز کرتی ہے اور معاشی استحکام کو فروغ دیتی ہے۔
- * اسلامی بینک حقیقی معیشت (Real Economy) سے منسلک سرمایہ کاری کے ذریعے سماجی و اقتصادی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، خاص طور پر چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (SMEs) کو مالی معاونت فراہم کر کے۔
- * تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ اسلامی بینکاری کا نچلے آمدنی والے طبقوں میں آمدنی کی عدم مساوات کو کم کرنے پر مثبت اثر پڑتا ہے، جبکہ روایتی بینکاری میں یہ اثر نہیں پایا جاتا۔
- * اسلامی سماجی مالیات کے آلات (زکوٰۃ، وقف، صدقات، قرض حسنہ) میں غربت میں کمی، تعلیم، صحت، اور اقتصادی شمولیت کو فروغ دینے کی زبردست صلاحیت موجود ہے، جو اقوام متحدہ کے پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔
- * شراکتی مالیات (Musharakah & Mudarabah) اسلامی مالیاتی نظام کا جوہر ہیں، لیکن عملاً ان کا استعمال مراہجہ کے مقابلے میں بہت کم ہے، جس کی وجہ سے نظام اپنے مقاصد سے ہٹ رہا ہے۔
- * قرض حسنہ نے غربت میں کمی اور تعلیمی و صحت کے نتائج کو بہتر بنانے میں مضبوط اثر دکھایا ہے، خاص طور پر ان لوگوں کے لیے جو روایتی بینکوں سے قرض حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔
- * اسلامی ترقیاتی بینک (IsDB) نے اپنے شرعی مالی وسائل کو متحرک کر کے رکن ممالک میں انسانی سرمائے، انفراسٹرکچر، اور اقتصادی شمولیت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔
- * AAOIFI اور IFSB جیسے بین الاقوامی اداروں نے اسلامی مالیاتی صنعت کے لیے معیارات مرتب کر کے اسے عالمی سطح پر قابل اعتماد اور مستحکم بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔
- * اسلامی مالیاتی صنعت کو درپیش بڑے چیلنجز میں شراکتی مالیات کا کام استعمال، سماجی مالیات اور تجارتی بینکاری کے درمیان خلا، اور انسانی وسائل کی تربیت شامل ہیں۔



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: [3006-3329](#)

ISSN E: [3006-3337](#)

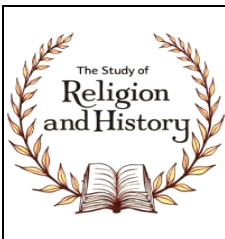
* مستقبل میں اسلامی مالیات کو ڈیجیٹل بینکاری، فن ٹیک، اور کراؤ فنڈنگ کو شرعی اصولوں کے مطابق فروغ دینا چاہیے، اور سماجی مالیات کو منظم کرنے کے لیے ادارہ جاتی میکانزم بنانے چاہئیں۔

سفارشات

- * اسلامی ممالک کی حکومتوں کو چاہیے کہ وہ شراکتی مالیات (Musharakah & Mudarabah) کو فروغ دینے کے لیے قانونی فریم ورک بنائیں اور اسلامی بینکوں کو ان معاہدوں کو ترجیح دینے کے لیے ترغیبات دیں، تاکہ اسلامی بینکاری محض "شکلی" پابندی سے نکل کر اپنے حقیقی جوہر کو اپنا سکے۔
- * اسلامی بینکوں اور فلاحی اداروں کو چاہیے کہ وہ سماجی مالیات (زکوٰۃ، وقف، صدقات) کو منظم کرنے کے لیے مشترکہ پلیٹ فارم قائم کریں، جہاں ان فنڈز کو بڑے پیمانے پر جمع کر کے تعلیم، صحت، اور چھوٹے کاروباروں کے لیے استعمال کیا جاسکے، اور قرض حسنہ کے لیے Revolving Fund بنائے جائیں۔
- * اسلامی مالیاتی اداروں کو چاہیے کہ وہ اپنے انسانی وسائل کی تربیت پر خصوصی توجہ دیں، خاص طور پر رسک مینجمنٹ، لیکویڈیٹی مینجمنٹ، اور ڈیجیٹل بینکاری کے شعبوں میں، اور اس سلسلے میں بین الاقوامی اداروں (IFSB, AAOIFI) کے معیارات کو اپنایا جائے۔
- * مسلم ممالک کی حکومتوں کو چاہیے کہ وہ قرض حسنہ کے پروگراموں کے لیے الگ فنڈز قائم کریں اور انہیں مائیکرو فنانس کے ساتھ مربوط کریں، تاکہ غریب اور پسماندہ طبقوں کے لوگ بغیر سود کے قرضے لے کر اپنے چھوٹے کاروبار شروع کر سکیں اور اپنی معاشی حالت بہتر کر سکیں۔
- * اسلامی مالیاتی صنعت کو ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور فن ٹیک کو اپنانا چاہیے، جس میں شرعی اصولوں کے مطابق اسلامی ڈیجیٹل بینک، اسلامی کراؤ فنڈنگ پلیٹ فارمز، اور اسلامی صکوک کو آن لائن جاری کرنے کے نظام شامل ہیں، تاکہ نوجوان نسل تک رسائی بڑھ سکے اور مالیاتی شمولیت کو فروغ مل سکے۔

مصادر و مراجع

- * امام محمد بن اسماعیل البخاری، "الجامع الصحیح"، کتاب الزکوٰۃ، (بیروت: دار طوق النجاة، 1422ھ)۔
- * امام مسلم بن الحجاج القشیری، "صحیح مسلم"، کتاب المساقاۃ، کتاب الذکر والدعاء، (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 2015)۔
- * امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی، "سنن ابی داؤد"، کتاب الاجارۃ، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2020)۔
- * امام شمس الامنہ محمد بن احمد السرخسی، "المبسوط"، (بیروت: دار المعرفہ، 2014)۔
- * Muhammad Al-Jasser, "Overview of the Islamic banking industry," Bank for International Settlements Review, April 2010.
- * Mahmoud A. El-Gamal, "Islamic Financial Institutions," in Islamic Finance: Law, Economics, and Practice, (Cambridge: Cambridge University Press, 2006).
- * "Testing the Islamic Moral Economy Approach in Sustainable Development: The Impact of Islamic Banking in Islamic Countries," Islamic Finance Research, Vol. 14, No. 2, 2025.
- * Mehmet Asutay, "Testing the development impact of islamic banking: Islamic moral economy approach to development," Journal of Economic Behavior & Organization, Vol. 221, 2024.

 THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY Vol.3, No.4, 2025	ISSN P: 3006-3329 ISSN E: 3006-3337
--	---

- * Monzer Kahf and Mohamed Cherif El Amri, "The Role of Islamic Social Finance in Socioeconomic Equity and Market Stability," 40th Anniversary Special Edition, COMCEC Coordination Office, 2024.
- * Magda Ismail Abdel Mohsin and Aishath Muneeza, "Global initiatives and best practices in Islamic social finance," in Inclusive Finance, Edward Elgar Publishing, 2025.
- * Baiza Bain, "Islamic Finance: A new role for Islamic banks?," The Edge Malaysia, November 16-22, 2015.
- * "Islamic Finance & Social Finance," Islamic Finance News, May 5, 2026.